سروے کرتے ہوئے ان پر طاری ہوئی۔ انہوں نے جھلسی ہوئی زمین اور مرے ہوئے پرندوں کا مشاہدہ کیا اور رپورٹیں سنیں کہ لوگ تابکاری کے اثرات سے مر رہے ہیں۔

1989ء میں سلیمانوف نے قازقستان کے علاقے میں ایٹمی تجربات پر پابندی عائد کرنے کے حق میں ایک تحریک چلائی۔ اطلاعات کے مطابق انہوں نے ماسکو سے یہ یقین دہانی حاصل کرلی کہ قازقستان کے علاقے میں ایٹمی تجربات کا سلسلہ بند کر دیا جائے گا۔

کانفرنس

وسطی ایشیا کے موضوع پر کانفرنس

وسطی ایشیا کے موضوع پر چوتھی بین الاقوامی کانفرنس گذشتہ سال 27 سے 30 ستمبر تک ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی وسکونس میڈیسن یونیورسٹی میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس کا موضوع "وسطی ایشیا کی زبان، قومیت اور سماجی ڈھانچہ 1990-1100" اس کی سرپرستی دوسروں کے علاوہ یونیورسٹی کے شعبۂ تاریخ نے کی۔ جبکہ اس کا انتظام وسطی ایشیائی مطالعہ کی ایسوسی ایشن (ACAS) کے تعاون سے کیا گیا۔

کانفرنس میں دنیا بھر کے اسکالر شریک ہوئے۔ جبکہ روس کی نمائندگی 20 اسکالروں نے کی۔ دو مختلف مقامات پر بیک وقت اجلاس ہوئے۔ جن میں مجموعی طور پر 55 مقالے پیش کیے گئے۔ اجلاس سوویت وسطی ایشیا کی مختلف جمہوریتوں، آذربائیجان اور چینی ترکستان کے لیے وقف تھے۔ کانفرنس کی ایک بڑی دلچسپی آذربائیجان کے شیخ الاسلام اللہ شکور پاشا نمرادہ کی تقریر تھی۔ انہوں نے آذربائیجان کے موجودہ بحران پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ کانفرنس کے ختم ہونے سے آخری دن (باکو میں) جنوری 1990ء کے فسادات پر ایک دستاویزی فلم دکھائی گئی۔

کانفرنس کی کارروائی کو ذرائع ابلاغ نے پیش کیا۔ ان میں وائس آف امریکہ کے نمائندے بھی شامل تھے۔ کانفرنس بہرحال کامیاب رہی۔

مشرقی یورپ

یوگوسلاویہ کا غیر یقینی مستقبل

یوگوسلاویہ میں ہر جگہ بے اعتمادی ہے۔ ہوا میں، سمندر میں، خشکی پر، خود اعتمادی یوگوسلاویہ سے رخصت ہوچکی ہے۔ لوگ جو مدتوں سے ایک دوسرے کو جانتے تھے، ایک دوسرے

کی محبت سے لطف اندوز ہوتے تھے۔ اب وہ ایک دوسرے کو بمشکل ہیلو کہتے ہیں۔ بے اعتمادی میں اضافہ تشدّد اور فساد کے خوف کی وجہ سے ہوا ہے۔ جو یوگوسلاویہ میں تقریباً روزمرّہ کا معمول بن چکا ہے۔ گذشتہ ایک سال کے عرصے میں مغرب میں کروشیا سے لے کر مشرق میں سربیا تک اور شمال میں وجوودنیا سے جنوب میں مقدونیا تک خوفناک نسلی کشیدگی اور نفرت ابھر چکی ہے۔ قوم پرست چھ یوگوسلاوی جمہوریتوں میں نسلی کشیدگی کو ہوا دے رہے ہیں، انہوں نے کمیونسٹوں کو اقتدار سے نکال باہر کرنے اور عوامی حمایت حاصل کرنے کے لیے جمہوری عمل اور ملک کے المناک ماضی کی یادوں کو استعمال کیا۔ اب یہ نفرت اور کشیدگی روزمرہ کی زندگی میں زہر گھول رہی ہے۔

قوم پرست قومیتی کارڈ کو یک جماعتی ریاست اور کثیر الجماعتی نظام کے درمیان ایک پل کے طور پر استعمال کر رہے ہیں۔ تاہم یوگوسلاوی عوام ابھی تک پل پر کھڑے جمہوری یورپ کی جانب سے آخری قدم اٹھانے میں جھجک محسوس کر رہے ہیں۔ یوگوسلاویوں کے لیے فیصلہ کرنے کا اب وقت آگیا ہے کہ وہ کس قسم کے سیاسی گھر میں رہنا پسند کریں گے۔ ورنہ اندیشہ ہے کہ 1914 کی طرح، جب بادشاہ فرڈیننڈ کو قتل کیا گیا تھا انہیں بلقان میں ایک اور طوفان کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

یہ بات البتہ واضح ہو چکی ہے کہ جمہوریتوں کے پیچیدہ محوری نظام پر مبنی پرانا وفاقی ڈھانچہ مارشل ٹیٹو کے مرنے کے بعد سے بیکار ہوگیا ہے۔ سب سے زیادہ خوشحال دو جمہوریتوں کروشیا اور سلووینیا نے کنفیڈرل نظام کی تجویز پیش کی ہے، جس کے تحت اقتصادی، سلامتی اور سیاسی امور سے متعلق اختیارات جمہوریتوں کو تفویض کیے جائیں گے۔ یہ تجویز قابل عمل ہے بشرطیکہ تمام جمہوریتیں ایسے ادارے تشکیل دیں جو نسلی اقلیتوں کے حقوق کی حفاظت کریں۔ کنفیڈرل نظام کے متبادل تجویز سب سے بڑی جمہوریہ سربیا کی جانب سے پیش کی گئی ہے۔ جو وفاقی ماڈل ہی کا ایک نیا ایڈیشن ہے۔ البتہ کروشیا اور سلووینیا کے باشندوں کو خدشہ ہے کہ اس نظام میں ماضی کی طرح سربیا کو پھر سے غلبہ حاصل ہوگا۔

حقیقت میں ماضی کی یادیں، نسلی نفرت اور تشدّد کے ساتھ مل کر، جمہوریتوں کے لیے مستقبل کا ایک متفقہ ایجنڈا طے کرنے کی راہ میں رکاوٹ بن رہی ہیں۔ اس ساری صورت حال میں پریشان کن بات یہ ہے کہ ملک میں نہ تو کوئی سیاسی جماعت ہے اور نہ ہی کوئی ایسی شخصیت جو ایک سیاسی ایجنڈا پیش کرسکے یا نسلی تفریق سے بالاتر ہوسکے۔ یوگوسلاویہ کے

ٹیلیویژن اور ریڈیو نے اس دوران میں جو کردار ادا کیا ہے، وہ صحیح معنوں میں نفرت انگیز ہے۔ ذرائع ابلاغ کے یہ دونوں ادارے نسلی منافرت کو گھٹانے کے لیے کم ہی استعمال ہوئے، چہ جائیکہ یہ کسی سیاسی نظام کی تجویز کو آگے بڑھاتے جس پر یوگوسلاویہ کا مستقبل تشکیل پاسکتا۔ ملک میں تھوڑی سے تھوڑی غیر جانبداری سے بھی کام کرنے والا کوئی وفاقی ٹیلیویژن نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وزیر اعظم مسٹر انٹے مارکووک ایک وفاقی ٹیلی ویژن کے قیام کی شدت سے خواہش رکھتے ہیں۔

یوگوسلاویہ سے آمدہ تازہ ترین اطلاعات کے مطابق وسطی یوگوسلاوی جمہوریہ بوزنیا، ہرزیگووینا کے انتخابات میں وطن پرست جماعتیں برسر اقتدار کمیونسٹوں کو نکال باہر کرنے میں کامیاب ہوگئی ہیں۔ انتخابات کے ان نتائج سے نسلی تفریق مزید بڑھ گئی ہے اور ان سے مسٹر انٹے مارکووک کو سخت دھچکا لگا ہے جو ملک کو متحد رکھنے کی جدوجہد کر رہے ہیں۔ یوگوسلاویہ کی 6 جمہوریتوں میں یہ پہلے آزادانہ کثیر الجماعتی انتخابات تھے جو 45 سالہ کمیونسٹ اقتدار کے بعد اس ملک میں منعقد ہوئے۔

سوویت یونین اور مشرقِ وسطیٰ

سوویت یونین خلیج میں اعتدال پسندانہ پالیسی پر عمل پیرا ہے

ماسکو میں جب سے گورباچوف اقتدار میں آئے ہیں۔ انہوں نے مسلم دنیا کے ساتھ سرگرم تعلقات کی پالیسی پر عمل کرنا شروع کر دیا ہے۔ افغانستان سے روسی فوجوں کی واپسی مسلم دنیا کے ساتھ دوستانہ تعلقات کے سلسلے کی ایک اچھی علامت تھی لیکن اس نے کابل انتظامیہ کی امداد بند نہ کی۔ اس طرح نہ تو وہ اپنے اخلاص کو عملی جامہ پہنا سکا اور نہ نجیب اللہ کے بغیر کبھی بھی مسئلے کے پرامن حل کے لیے آمادہ ہوسکا۔ چنانچہ افغانستان کے بحران میں نجیب اللہ ابھی تک زبردست رکاوٹ بنا ہوا ہے۔

افغانستان کے مسئلے سے قطع نظر، سوویت یونین نے حالیہ خلیجی بحران میں مصالحت کنندہ کا کردار ادا کیا۔ سوویت یونین کے لیے پریشانی کی صورت حال اس وقت پیدا ہوگئی، جب صدام حسین نے کویت پر حملہ کر دیا۔ عراق کے ساتھ پرانی دوستی کے باوجود، سوویت یونین نے سلامتی کونسل میں عراق کی کویت سے غیر مشروط واپسی کی قرارداد کے حق میں ووٹ دیا۔